بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۹۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۲۲ شعبان ۱۳۹۳ھ، ۲۱ تبوک ۱۳۵۲ہش، ۲۱ ستمبر ۱۹۷۳ء | نمبر ۲۱۴

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خدام الاحمدیہ کی امدادی مساعی پر اظہار خوشنودی

"خدام کے کام کی رپورٹوں پر مَیں بہت خوش ہوں"

ربوہ ۲۰ تبوک۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۲ تبوک کو رقم فرمودہ ایک خط میں جو محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نام موصول ہوا ہے تحریر فرمایا ہے کہ:

"آپ کی طرف سے سیلاب کے متعلق محررہ خطوط ۲ اگست اور تفصیلی رپورٹ محررہ ۲۸ اگست ملی جزاکم اللہ احسن الجزاء خدام کے کام کی رپورٹوں پر میں بہت خوش ہوں۔ خدا تعالیٰ سب کام کرنے والوں کو بہترین اجر عطا فرمائے۔ سیلاب زدگان کی امداد کے سلسلہ میں جب تک کام کی ضرورت ہو کام جاری رکھیں میری طرف سے احباب ربوہ کو السلام علیکم پہنچا دیں میری طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے" الحمد للہ۔ احباب حضور کی صحت و سلامتی اور بخیریت واپسی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

رپورٹ ۳۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر یورپ کے اہم کوائف

زیورک سے وینس (اٹلی) کا سفر۔ احباب جماعت کو السلام علیکم اور دعائیں کرنے کا تاکیدی ارشاد

(محترم چوہدری محمد علی صاحب ایم۔ اے)

محترم چوہدری صاحب موصوف اپنی رپورٹ محررہ ۲۷ اگست ۱۹۷۳ء (بنام امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب) میں تحریر فرماتے ہیں:۔

وینس (اٹلی) ۲۷ اگست ۷۳ء حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ تمام اراکین قافلہ بھی خیریت سے ہیں۔

آج صبح ۸ بجکر ۱۰ منٹ پر زیورک سے بعد دعا روانہ ہو کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیریت تمام وینس پہنچ گئے۔ در اصل آج تو نہیں کہنا چاہئیے کیونکہ ہوٹل پہنچنے تک صبح کے دو بج چکے تھے اور ۲۸ اگست کا آغاز ہو چکا تھا۔

وینس کو روانگی کے وقت سوئٹزرلینڈ کے احباب دو کاروں پر محترم امام مشتاق احمد صاحب باجوہ کی زیر قیادت اپنے آقا و امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے دور تک قافلہ کے ساتھ آئے۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعائیں لے کر رخصت ہوئے۔

سوئٹزرلینڈ سے اٹلی کو جانے کے بہت سے راستے ہیں۔ ہمارا داخلہ (CHIASSO) کیاسو کے راستے ہوا سوئٹزرلینڈ کی سرحد کیاسو سے باہر دو میل پر جا کر ختم ہو جاتی ہے۔ اب تک جہاں جہاں سے گذرے ہیں۔ آج کے راستے کا ایک حصہ اپنے فطرتی حسن اور دلکشی کے لحاظ سے بہترین تھا یہ سوئٹزرلینڈ کا وہ حصہ ہے جو سان برنارڈو کی سرنگ سے پہلے سات آٹھ میل تک لمبائی کے رخ پھیلا ہوا ہے۔ یوں تو سارا راستہ بے حد سرسبز اور شاداب ہے لیکن یہ حصہ اپنی نظیر آپ ہے۔ اگر سرنگ کی بجائے درّے کے راستے جائیں جو آج کل کے موسم میں کھلا رہتا ہے۔ تو نظارے وہاں بھی ایسے ہی ہوں گے۔ لیکن وہ سڑک تنگ اور دشوار گذار ہے۔ سان برنارڈو کی سرنگ سطح سمندر سے پانچ ہزار فٹ کی بلندی پر واقع ہے یہ چار میل لمبی اور ۱۵ فٹ ۹ انچ بلند ہے اور گاڑیاں گذرنے والے حصے کی چوڑائی ۲۳ فٹ ہے۔ اس میں سے گذرنے کے لئے کوئی محصول ادا نہیں کرنا پڑتا۔ سرنگ کے اندر دونوں جانب وقفہ وقفہ کے بعد ٹیلیفون لگے ہوئے ہیں۔ اور جگہ جگہ گاڑی پارک کرنے کے لئے گنجائش رکھی گئی ہے دوسری سرنگوں کی طرح اس میں بھی چھت کے اندر روشنی کے قمقمے دن رات جگمگاتے رہتے ہیں۔ یورپ میں لیول کشادہ اور تیز رفتار سڑکوں کا جال بچھا ہوا ہے لیکن پہاڑی علاقے کی یہ سڑک واقعی انجینئرنگ کے کمال کا ایک عمدہ نمونہ ہے۔ زیورک سے شروع ہو کر کیاسو تک درجنوں کے حساب سے سرنگیں آتی ہیں۔ بعض ساری کی ساری یا ایک حد تک ایک طرف سے کھلی ہیں۔ اور ستونوں کے سہارے پر قائم ہیں۔ گذرتے وقت یوں معلوم ہوتا ہے جیسے برآمدے میں سے گذر رہے ہیں۔ بلکہ بعض جگہ تو ستونوں کے درمیانی فاصلے میں شیشے لگا دیئے گئے ہیں جس سے اور بھی سرنگ پر عمارت کا گمان ہونے لگتا ہے۔

کیاسو پہنچ کر اٹلی میں داخلے کے لئے ویزا یعنی اجازت نامہ لینے کے لئے گئے۔ اٹلی کے نائب کونسل کو محترم امام مشتاق احمد صاحب باجوہ کا ٹیلیفون آ چکا تھا۔ لیکن دفتر بارہ بجے بند ہو چکا تھا اور ویزا تیار کرنے والا سٹاف دوپہر کے وقفے کے دوران جا چکا تھا۔ چار بجے دفتر کھلنے پر ویزا کے مطبوعہ فارم پُر کرنے کے بعد ۵ بجے شام اجازت نامے ملے۔ اتنا عرصہ کیاسو کے شہر میں گزارا۔ بس کھانا کھایا جو سوئٹزرلینڈ سے پکوا کر ساتھ لائے تھے۔ کیاسو اطالوی زبان بولنے والے سوئٹزرلینڈ میں واقع ہے۔ اور جیسا کہ پہلے عرض کیا ہے۔ سوئٹزرلینڈ کا سرحدی شہر ہے۔ نہ صرف زبان اطالوی ہے۔ بلکہ لوگ بھی شکل و شباہت اور چال ڈھال سے اٹلی کے باشندے معلوم ہوتے ہیں۔ بادی النظر میں اس علاقے کا معیار زندگی باقی سوئٹزرلینڈ سے نسبتاً پست نظر آیا۔ آب و ہوا کے لحاظ سے بھی یہ علاقہ نسبتاً گرم ہے۔

سات بجے سرسری چیکنگ کے بعد اٹلی کی سرحد میں داخل ہوئے۔ یہاں سے آگے ٹریفک بے حد تیز ہے اور سڑکیں بھی بالعموم سیدھی ہیں۔ یہیں سے اٹلی کے سکے یعنی لیرے حاصل کئے گئے۔ اور بقول بعض احباب کے یہ لیرے نہیں بلکہ ہیرے تھے۔ ایک پاؤنڈ کے عوض ساڑھے تیرہ سو سے پندرہ سو تک لیرے مل جاتے ہیں۔ مہنگائی یہاں بھی بے حد ہے۔ ڈیڑھ سو لیرے میں چائے کی ایک پیالی آتی ہے۔

لوگانو سے اٹلی میں داخل ہو کر آٹو بان سیدھی وینس (جس کا اطالوی نام VENEZIA "وینیزیا" ہے) جاتی ہے۔ سڑک کے دائیں بائیں جگہ جگہ شہر اور دیہات آباد ہیں۔ وقفے وقفے کے بعد آٹو بان سے سڑکیں نکلتی ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے جیسے آبادی سڑک کے ارد گرد آن کر اکٹھی ہو گئی ہے پاکستان میں معاملہ اس کے برعکس ہے۔ اس لئے تھوڑے سے آبادی عموماً پست اور ہٹ کر ہے۔ یہاں بھی سروس سٹیشن وقفہ وقفہ کے بعد موجود ہیں۔ اٹلی کی زبان میں ان کو SERVIZIO کہتے ہیں۔ میلانو (میلان) ویرونا (VERONA) بریسکا (BRESICA) پیدوعا (PADUA) کے پاس سے گذرتے ہوئے بارہ بجے وینس پہنچ گئے۔ رات کا وقت تھا۔ زبان سے ناواقفیت اس پر مستزاد تھی۔ عجیب عجیب لطیفے [illegible] کاروں کے پارک کو تلاش کرنے میں کچھ [illegible] لگے۔ محترم امام بشیر احمد صاحب رفیق کو اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شفقت سے (باقی صفحہ ۶ پر)

پبلشر مسعود احمد۔ پرنٹر سید عبدالحی۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۱ تبوک ۱۳۵۲ھش

اِسی دُنیا میں سزا دینے کا خدائی قانون

اللہ تعالیٰ اپنے مبعوث کردہ مامور کی تکذیب کی وجہ سے مکذب قوم کو موردِ عذاب نہیں بناتا۔ محض تکذیب جو سادگی اور کمیٔ علم کے نتیجہ میں کی جاتی ہے لوگوں کے اس دنیا میں مستحقِ عذاب قرار پانے کا سبب نہیں بنتی۔ اِس کی باز پُرس اور سزا دہی خدا نے یومِ آخرت پر اُٹھا رکھی ہے۔ البتہ جب لوگ تکذیب کے جوش میں شرافت اور انسانیت کی حدود سے نکل کر بے حیائی اور دریدہ دہنی پر اُتر آتے ہیں اور اِس سے بھی آگے قدم بڑھاتے ہوئے ایذا دہی اور تکلیف رسانی کے منصوبے بنا کر مامور من اللہ اور اس پر ایمان لانے والوں کو مظالم کا تختۂ مشق بنانے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے تو خدا تعالیٰ کی غیرت جوش میں آتی ہے اور وہ ایسے ظالموں کو اِسی دُنیا میں پکڑتا اور انہیں موردِ غضب بنا کر انکی زیادتیوں، ایذا رسانیوں اور انسانیت سوز مظالم پر ان کو ضرور تنبیہہ کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جہاں جہاں انبیاء کرام کی تکذیب کرنے والی قوموں اور ان پر آنے والے عذابوں کا ذکر کیا ہے وہاں ساتھ ہی ان قوموں کی نافرمانیوں، ان کی بدکرداریوں اور اہلِ حق کے گروہ پر اُنکی زیادتیوں اور مظالم کا بھی ذکر کیا ہے اور اس طرح یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ ان قوموں نے اپنی نافرمانیوں، بدکرداریوں اور مظالم کی وجہ سے خود اپنے آپکو مستحق عذاب بنایا۔ ورنہ محض تکذیب کی وجہ سے اِس دنیا میں ان پر پکڑ نہ آتی اور وہ موردِ غضبِ الٰہی نہ بنتیں۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم کی نافرمانیوں اور مظالم کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ۝ (الانبیاء آیات ۶۹ تا ۷۱)

یعنی ابراہیم کی تکذیب کرنے والے باہم ایک دوسرے سے کہنے لگے اگر تُم نے کچھ کرنے کا ارادہ کیا ہے تو اِس شخص کو آگ کی نذر کرکے جلا ڈالو اور اِس طرح اپنے معبودوں کی مدد کرو۔ تب ہم نے کہا اے آگ! تُو ابراہیم کیلئے ٹھنڈی ہو جا اور اسکے لئے سلامتی کا باعث بن جا۔ انہوں نے ابراہیم کے ساتھ بہت بُرا سلوک کرنا چاہا لیکن ہم نے اُنہیں ناکام بنا کر رکھ دیا۔

اِسی طرح حضرت نوح علیہ السلام کی قوم نے ان کی محض تکذیب ہی نہیں کی تھی بلکہ انہوں نے انہیں اور اُن کے ماننے والوں کو ایذا پہنچانے اور اُن کے خلاف ظلم روا رکھنے میں انتہا کر دکھائی تھی حتیٰ کہ اُنہیں کربِ عظیم میں مبتلا کر چھوڑا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اُس مکذب قوم کی نافرمانیوں اور زیادتیوں اور مظالم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝ وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ (الانبیاء آیات ۷۷، ۷۸)

یعنی یاد کرو نوح کو جب اُس نے ابراہیم کے واقعہ سے قبل ہم کو پکارا اور ہم نے اُس کی دُعا سُنی۔ پس ہم نے اُس کو بھی اور اس کے اہل کو بھی کربِ عظیم سے نجات دی اور ہم نے اُس کی اُس قوم کے مقابلہ میں مدد کی جس نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا تھا۔ وہ بہت بُری قوم تھی۔ پس ہم نے اُن سب کو غرق کر دیا۔

ہم نے قرآنِ مجید سے یہ دو مثالیں بطور نمونہ درج کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلامِ پاک میں متعدد انبیاء کی تکذیب کرنے والی قوموں کی نافرمانیوں، بدکرداریوں اور حق پرستوں پر اُن کے انسانیت سوز مظالم کا ذکر کرنے کے بعد اسی دُنیا میں اُن کے موردِ غضبِ الٰہی ہونے کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ اگر یہ قومیں نافرمانی بدکرداری اور انسانیت سوز مظالم کی مرتکب نہ ہوتیں تو محض تکذیب کی بناء پر اِس دُنیا میں وہ موردِ غضبِ الٰہی نہ بنتیں اور خدا تعالیٰ کے غضب کا نشانہ بنے بغیر انہیں رفتہ رفتہ قبولِ حق کی توفیق مل جاتی اور وہ خدا تعالیٰ کی امان کے نیچے آ جاتیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں خود کفارِ مکہ اسی لئے اللہ تعالیٰ کے غضب اور عذاب کا مورد بنے کہ انہوں نے محض تکذیب پر اکتفا نہیں کیا بلکہ مسلمانوں کو انسانیت سوز مظالم کا تختۂ مشق بنانے میں انتہا کر دی اور ایسے ایسے ظلم ڈھائے اور ان کی ہستی کو کالعدم کر دینے کے ایسے ایسے منصوبے باندھے کہ جنہیں پڑھ کر آج بھی بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ الغرض یہ اللہ تعالیٰ کی ایک قدیم سنت اور اس کا غیر مبدل قانون ہے کہ وہ محض تکذیب کی بناء پر لوگوں کو اس دنیا میں سزا نہیں دیتا۔ سزا کے مستحق وہ اُسوقت ہی بنتے ہیں جب وہ خدا تعالیٰ کے ماموروں، اُسکے برگزیدوں اور پیاروں کو دُکھ دیتے اور انہیں مظالم کا تختۂ مشق بناتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کی اِس سنّت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ مکّہ والوں نے آپ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کی تکذیب ہی نہیں کی تھی۔ نری تکذیب جو محض سادگی کی بناء پر ہوتی ہے اِس دنیا میں اللہ تعالیٰ سزا ایسی نہیں دیتا ہے۔ لیکن جب مکذّب شرافت اور انسانیت کی حدود سے نکل کر بے حیائی اور دریدہ دہنی سے اعتراض کرتا ہے اور اعتراضوں کی ہی حد تک نہیں رہتا بلکہ ہر قسم کی ایذاء دہی اور تکلیف رسانی کے منصوبے کرتا ہے اور پھر اس کو حد تک پہنچاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی غیرت جوش میں آتی ہے اور اپنے مامور و مرسل کیلئے وہ اُن ظالموں کو ہلاک کر دیتا ہے جیسے نوحؑ کی قوم کو ہلاک کیا یا لوطؑ کی قوم کو۔ اِسی قسم کے عذاب ہمیشہ ان شرارتوں اور مظالم کی وجہ سے آتے ہیں جو خدا کے ماموروں اور انکی جماعت پر کئے جاتے ہیں ورنہ نری تکذیب کی سزا اِس عالم میں نہیں دی جاتی، اِس کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے اور اُسی نے ایک اور عالم عذاب کیلئے رکھا ہے۔ عذاب جو آتے ہیں وہ تکذیب کو ایذاء کے درجہ تک پہنچانے سے آتے ہیں اور تکذیب کو استہزاء اور ٹھٹھے کے رنگ میں کر دینے سے آتے ہیں۔ اگر نرمی اور شرافت سے یہ کہا جاوے کہ میں نے اس معاملہ کو سمجھا نہیں اس لئے مجھے اس کے ماننے میں تامل ہے تو یہ عذاب کو کھینچ لانے والا نہیں ہے کیونکہ یہ تو صرف سادگی اور کمیٔ علم کی وجہ سے ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اگر نوح کی قوم کا اعتراض شریفانہ رنگ میں ہوتا تو اللہ تعالیٰ نہ پکڑتا۔ ساری قومیں اپنی کرتوتوں کی پاداش میں سزا پاتی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے تو یہاں تک فرما دیا ہے کہ جو لوگ قرآن سننے کیلئے آتے ہیں ان کو امن کی جگہ تک پہنچا دیا جاوے خواہ وہ مخالف اور منکر ہی ہوں، اور اِس لئے اسلام میں جبر و اکراہ نہیں جیسے فرمایا لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ۔ لیکن اگر کوئی قتل کرے گا یا قتل کے منصوبے کرے گا اور شرارتیں اور ایذا رسانی کی سعی کرتا ہے تو ضرور ہے کہ وہ سزا پاوے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۶۲، ۱۶۳)

پس کسی مامور من اللہ کے مخاطبین میں سے ان کے لئے جو اُس کے دعوٰی پر ایمان نہیں لاتے امن اور سلامتی کی راہ یہی ہوتی ہے کہ وہ تکذیب کو استہزاء اور ٹھٹھے کا رنگ دینے اور اسے ایذاء کے درجہ تک پہنچانے سے باز رہیں۔ بصورت دیگر خدا تعالیٰ کی غیرت کا جوش میں آنا اور ان کا اِسی دنیا میں ابراہیمؑ، لوطؑ اور نوحؑ وغیرہم کی قوموں کی طرح موردِ غضبِ الٰہی ہونا یقینی ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ظلم خواہ وہ کسی شکل میں ہو، خدا تعالیٰ کی غیرت کبھی برداشت نہیں کرتی۔

قطعات

(محترم جناب قیس مینائی صاحب کراچی)

محترم جناب قیس مینائی صاحب نے پچھلے دنوں جبکہ پنجاب اور سندھ کے وسیع علاقے قیامت خیز سیلاب کی لپیٹ میں آئے ہوئے تھے بعض قطعات کہے تھے۔ ان میں سے دو ذیل میں ہدیۂ قارئین ہیں۔ (ادارہ)

اِک حشر بپا ہے ملک آزار
سیلاب بلا قیامت آثار
جھیلوں میں گھرے ہوئے ہیں انساں
دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں جاں دار

حیوانِ ناطق، حیوانِ مطلق،
سب کا ہے تجھ پر اے احمدی حق
خلقِ خدا کی کر جا کے خدمت
دریا ہو، دلدل ہو یا ہو خندق

(قیس مینائی)

اسلام کے عالمگیر انقلاب کی بنیاد رکھی جا چکی ہے اور یہ انقلاب محبت کی طاقت سے جیتیگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا فرانکفورٹ مغربی جرمنی میں ورود مسعود

حضور کا پریس ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے نمائندوں سے خطاب

مکرم مولوی فضل الہٰی صاحب انوری مبلغ انچارج مغربی جرمنی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی برطانیہ میں آمد کی اطلاع پاتے ہی احباب جماعت مغربی جرمنی کے دلوں میں اپنے آقا کی زیارت کا بے پناہ جوش پیدا ہو گیا۔

چنانچہ کچھ دوست تو فوراً ہی اپنے آقا کا دیدار کرنے کے لئے لنڈن پہنچ گئے جن میں قابل ذکر ہمارے جرمن نو مسلم احمدی دوست برادرم ہدایت اللہ ہیوبش (Hubsch H.) تھے انہوں نے ۱۹۷۰ء میں جب کہ حضور مغربی افریقہ کے ممالک کا دورہ کرنے کے لئے فرانکفورٹ سے گذرے تھے حضور کو صرف اچٹتی نظر سے دیکھا تھا۔ اس وقت اگرچہ وہ باقاعدہ طور پر ابھی جماعت میں شامل نہیں ہوئے تھے تاہم ان کی طبیعت میں اسلام کی طرف میلان پیدا ہو چکا تھا۔ اس لئے اب جب کہ وہ اسلام قبول کرنے کے بعد اسلام کے شیدائی اور محبت رسول عربی صلعم کے نشہ میں سرشار ہو چکے تھے تو آپ کے روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تیسرے خلیفہ اور جانشین کو ملنے کے لئے بیتاب ہو گئے اور لنڈن میں پورا ایک ماہ رہ کر نہ صرف حضور کی زیارت کا شرف حاصل کیا بلکہ حضور کی شفقت اور محبت سے بھی وافر حصہ لیا۔

تاہم اکثر دوست جن کے لئے لنڈن پہنچنا عملاً مشکل تھا اس بات کی شدید خواہش رکھتے تھے کہ حضور فرانکفورٹ میں تشریف لا کر ان کی آرزو کو پورا کریں چنانچہ جونہی حضور کی آمد کے پروگرام سے آگاہی ہوئی خاکسار نے فوراً ایک سرکلر تمام احباب جماعت کے نام ارسال کیا۔ اسی طرح ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے نام دعوت ناموں کے ساتھ جماعتی تعارف پر مشتمل ایک سرکلر بھی ارسال کیا گیا۔ ادھر مسجد میں حضور اور حضور کے قافلہ کو ہر ممکن آرام اور سہولت پہنچانے کی غرض سے صفائی اور دیگر انتظامات مکمل کرنے شروع کر دئے۔ جماعت کے احباب کے علاوہ ایک غیر از جماعت دوست نے کئی روز قالین لگوانے میں مدد کی۔ اسی طرح ایک ایرانی تاجر نے چھوٹے بڑے کئی قالین بھجوا دئے جو کمروں اور ہالوں کے اندر بچھوا دئے گئے۔ غرض حضور کی آمد تک مسجد اندر اور باہر سے دلہن کی طرح سجا دی گئی تھی اور کیوں نہ ہوتا۔ حضرت مسیح موعودؑ کا نافلہ، حضرت مصلح موعودؓ کا لخت جگر، جماعت کا محبوب امام ایک فرزندان احمدیت کا مشفق اور مہربان آقا ان کی ملاقات کے لئے تشریف لا رہا تھا۔

جس دن حضور نے پہنچنا تھا فرانکفورٹ اور گردو پیش کے تمام احمدی احباب کیا جرمن اور کیا پاکستانی حضور کے استقبال کے لئے مسجد میں پہنچ چکے تھے حضور کا قافلہ لیسٹر سے یہاں حضور دو روز قبل لنڈن سے بذریعہ کار پہنچے تھے۔ ۲۲ ظہور صبح ۹ بجے روانہ ہونا تھا اور شام کے قریب فرانکفورٹ میں پہنچنا تھا۔ خاکسار چند دوستوں کے ہمراہ ۲ بجے روانہ ہو کر فرانکفورٹ سے قریباً ۵۰ میل دور آگے تک گیا تا کہ حضور کا فرانکفورٹ سے باہر ہی استقبال کیا جائے مگر راستے اور مقام کا صحیح طور پر تعین نہ ہو سکنے کے باعث واپس آنا پڑا اور مسجد میں ہی رک کر حضور کی آمد کا انتظار کرنے لگے۔

حضور مع قافلہ ۹½ بجے کے قریب تشریف لائے باوجود لمبے

. . . .

تھکان کے حضور کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔ کار سے باہر تشریف لا کر حضور نے باری باری سب احباب جماعت کو مصافحہ کا شرف بخشا ملنے والوں میں علاوہ فرانکفورٹ میں رہنے والے ۳۰ کے قریب جرمن اور پاکستانی احباب کے ۸۰ میل دور سے ایک جرمن احمدی دوست ڈاکٹر کوہن مع بیگم ۳۰۰ میل دور سے ایک انڈونیشین ڈاکٹر سوچندا مع بیگم اور بچگان اور میونخ سے ہمارے فلسطینی دوست السید ابراہیم عودہ شامل تھے حضور چند منٹوں کے لئے اندرون خانہ میں تشریف لے گئے اور پھر جلد ہی باہر تشریف لا کر احباب کے درمیان جو اب مسجد کے ہال میں جمع ہو چکے تھے رونق افروز ہو گئے اور حضرت بیگم صاحبہ نے خواتین کے حلقے میں تشریف لا کر سب کو ملاقات کا شرف بخشا۔ علاوہ احمدی خواتین کے ہمارے جرمن نو مسلم بھائی کی غیر مسلم والدہ اور بہن بھی ملاقات کے لئے موجود تھیں۔ اسی طرح ہماری ہالینڈ کی بہن ہدایت بیگم بھی جو دو دن قبل پاکستان سے فرانکفورٹ پہنچی تھیں ملاقات کے لئے حاضر تھیں۔

حضور حلقہ احباب میں کچھ دیر رونق افروز ہو کر کھانے کے لئے اندر تشریف لے گئے ادھر دوستوں نے بھی ابھی تک کھانا نہیں کھایا تھا۔ چنانچہ ان کے لئے بھی دستر خوان بچھا دیا گیا۔

۱۰½ بجے مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھی گئیں دوسرے روز یعنی ۲۳ ظہور بمطابق جمعرات دس بجے ملاقات کا وقت رکھا گیا تھا۔ چنانچہ حضور نے ایک ایک کر کے سب کو ملاقات کا شرف بخشا۔ ہر ایک سے اس کے حالات دریافت فرما کر نصائح فرماتے رہے۔ ہماری ڈینش بہن مسز فاتنہ ہادفہ جب ملنے آئیں تو حضور نے انہیں اپنی بیٹی کے پیارے خطاب سے نوازا۔ یہ وہ نیک بخت لڑکی ہے جو ۱۹۶۷ء میں جبکہ حضور سکنڈے نیویا میں پہلی مسجد "مسجد نصرت جہاں" کے افتتاح کے لئے کوپن ہیگن (ڈنمارک) تشریف لے گئے تھے تو حضور کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئی تھی اور اس کے بعد سے ایسا صدق و وفا کا نمونہ دکھایا بہتوں سے آگے بڑھ گئیں۔ یہاں تک کہ ڈنمارک میں لجنہ اماء اللہ کی روح رواں بنیں اب اپنے خاوند برادرم عبدالرؤف خان صاحب کیانی فرانکفورٹ میں مقیم ہیں۔ اسی طرح ہمارے دوست شریف خالد صاحب کی دو سالہ بیٹی کو مخاطب کر کے فرمایا کہ یہ وہ بچی ہے جس نے اعلان کیا ہے کہ سب ڈاکٹر اور نرسیں جھوٹی ہیں اور ہمارے اسلام کا خدا سچا اور قادر مطلق خدا ہے یہ بچی اپنے والدین کی پہلوٹی ہے اور اس کی پیدائش حضور کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ فرانکفورٹ سے ۲۰ میل دور ایک قصبہ ڈارم شٹیٹ میں ایک جرمن سکول میں پڑھنے والی چند مسلمان بچیاں حضور کی خدمت میں حاضر ہوئیں یہ وہ سکول ہے جہاں مسلمان والدین کی خواہش پر خاکسار نے ہفتہ میں ایک بار اسلامی دینیات پڑھانے کا بندوبست کیا ہے اور سکول کی انتظامیہ کے تعاون سے یہ پروگرام بخوبی اور بڑی کامیابی سے جاری ہے۔ حضور نے ایک بچی سے السلام کے آداب دریافت فرمائے تو بچی نے فر فر بتا دیا کہ چھوٹا بڑے کو، سوار پیدل کو، باہر سے آنے والا گھر والوں کو اور دیکھنے والے آدمی بیٹھے ہوؤں کو سلام کرے۔

ابھی ملاقاتیں جاری ہی تھیں کہ جرمن ٹیلیویژن کا نمائندہ حضور کا انٹرویو لینے کے لئے آ گیا۔ چنانچہ مندرجہ ذیل سوال و جواب کا سلسلہ پون گھنٹہ تک جاری

نمائندہ۔ آپ کے اس دورہ کا کیا مقصد ہے؟

حضور۔ میں آپ لوگوں سے ملنے اور یہ دیکھنے کے لئے آیا ہوں کہ ۱۹۶۷ء سے لیکر اب تک آپ کے اندر کیا کیا تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں

نمائندہ۔ آپ نے کیا دیکھا ہے۔

حضور۔ یہ کہ یورپین ممالک انسانی قدروں سے پہلے کی نسبت زیادہ دور ہٹ چکے ہیں۔

نمائندہ - آپ کے خیال میں اس مشکل کا کیا حل ہے۔

حضور: میرے نزدیک اس کا یہ حل ہے کہ لوگ اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع کریں۔

نمائندہ: یورپ میں اسلام کے پھیلنے کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔

حضور: خدا کے فضل سے لوگ ۴۰ سے ۵۰ سال کے عرصہ میں کثرت سے اسلام میں داخل ہو جائیں گے۔

نمائندہ: کیا آپ کے خیال میں نئی پود اسلام کو قبول کرے گی۔

حضور: یقیناً یہ حقیقت ہے کہ نئی پود اپنی زندگی سے مطمئن نہیں ہے۔ ان کے دلوں میں حقیقی سکون نہیں اور یہ سکون سوائے اسلام کے اور کہیں نہیں مل سکتا۔

حضور نہایت بشاشت سے اور متبسم ہو کر رپورٹروں سے گفتگو فرماتے تھے۔ جب رپورٹر نے حضور سے مسجد کے اندر تشریف لا کر ان کے لئے تصویر کھنچوانے کی درخواست کی تو حضور نے فرمایا میں ایک عاجز انسان ہوں مجھے بناوٹ اور کردار نمائی سے نفرت ہے اگر آپ کا مقصد تصویر لے کر میرا تعارف کرانا ہے تو آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ ان کے لئے میرا پیغام یہ ہے کہ میری مسکراہٹوں کا منبع صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ اور پھر مسجد کی طرف اشارہ کر کے بڑے جوش اور عزم سے فرمایا کہ یہ مسجد زیادہ عرصہ تک خالی نہیں رہے گی۔ ایک سوال کے جواب میں فرمایا دنیا بدلتی رہتی ہے نئے فیشن آتے اور جاتے رہتے ہیں۔ مگر انسان وہی رہتا ہے۔ زندگی میں تبدیلیاں فیشن کی خاطر نہیں بلکہ ٹھوس حقائق کی بنیاد پر آنی چاہئیں۔ فرمایا مذہب اسلام سائنسی ترقی کے خلاف نہیں ہے۔ اسلامی نقطہ نظر اور اسلامی زندگی کے اصولوں میں کوئی ٹکراؤ نہیں ہے مجھے یقین ہے کہ اسلام ایک دن یورپ میں پھیل کر رہے گا اگر آپ نہیں تو آپ کے بچے ضرور اسلام قبول کریں گے۔

فرمایا یورپ میں اسلام پھیلنے کے متعلق خدا تعالیٰ نے اپنے بندے کو آج سے اسی سال پہلے خبر دی تھی اور پھر یہ خبر پوری ہو کر رہے گی۔ جیسا کہ روس کے انقلاب کی خبر اس بندے کو پہلے الہاماً دی گئی۔ جو آخر پوری ہو کر رہی۔

حضور نے جرمنی میں اسلام کی قبولیت کے متعلق ایک سوال کے جواب میں فرمایا۔ جنگ عظیم کے معاً بعد میں نے رؤیا میں ملک جرمنی کو ایک دل کی شکل میں دیکھا جس کے اوپر

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

لکھا ہوا تھا۔ فرمایا اس سے پتہ لگتا ہے کہ جرمن لوگ دوسرے یورپین ملکوں سے جلد تر اسلام قبول کریں گے۔ اس انٹرویو کی خبر شام ۸ بجے جرمن ٹیلیویژن پر دکھائی گئی مسجد کے اندر اور باہر کی گنبد و میناروں کی تصویروں کے ساتھ حضور کے نمائندوں سے خطاب کے دوران نہایت صاف رنگین تصاویر دکھائی گئیں حضور کا تعارف کرایا گیا اور بتایا گیا کہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ نے فرمایا ہے کہ جب تک دنیا اخلاقی اور روحانی قدروں کی طرف واپس نہیں آئے گی۔ امن کا منہ نہیں دیکھے۔ اسیطرح یورپ میں اسلام کے پھیلنے کی پیشگوئی کا بھی ذکر واضح الفاظ میں کیا گیا۔ شام کو اخباری اور ریڈیو کے نمائندگان کی پریس کانفرنس تھی جو پورے دو گھنٹہ تک جاری رہی۔ اس میں حضور نے واضح طور پر بتایا کہ دنیا کے سب سے بڑے اور چوتھے عالمی انقلاب کا وقت آچکا ہے اور یہ کہ وہ وقت دور نہیں کہ یورپ جو کہ اس وقت ایک خاص سمت کی طرف کھچا چلا جا رہا ہے۔ اسلام کی آغوش میں آ کر امن اور سلامتی کا سانس لے گا۔ آپ نے گزشتہ دو صدیوں میں ہونے والے صنعتی انقلاب اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے سرمایہ داری نظام اور اشتراکی انقلاب کا مقابلہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جہاں صنعتی انقلاب نے انسان کی عقلی استعدادات کو ابھارا ہے۔ روسی کمیونزم نے انسان کی صرف مادی ضروریات پورا کر دیا ہے۔ اسی طرح روسی اشتراکی چینی سوشلسٹ انقلاب کا مقابلہ کرتے ہوئے بتایا کہ جہاں اول الذکر نے اخلاقی اقدار کو کچل کر رکھ دیا ہے۔ وہاں موخر الذکر نے معاشرتی ترقی کے لئے اخلاقی اقدار کو ضروری قرار دیا ہے۔ اس اعتبار سے یہ دونوں انقلابات اپنے بنیادی اصولوں اور طریقہ کار میں ایک دوسرے سے متضاد ہیں چوتھا انقلاب جس کی ابتداء ہو چکی ہے۔ وہ اسلام کا روحانی انقلاب ہے۔ جو اخلاقیات کو روحانی بلندیوں کے حصول کے لئے ضروری قرار دیتا ہے مگر انسان کی عقلی اور دماغی ترقیات کے بھی دروازے بند نہیں کرتا۔ بلکہ ان کی تکمیل کے لئے راستہ ہموار کرتا ہے اشتراکی انقلاب کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا اگرچہ وہ اپنے دائرہ اثر و نفوذ کے اعتبار سے عروج پر پہنچ چکا ہے مگر میرے نزدیک وہ فیل ہو چکا ہے۔ کیونکہ جس مزدور اور کمزور طبقہ کے حقوق کے تحفظ کا دعویدار بن کر وہ معرض وجود میں آیا تھا۔ وہی طبقہ اب سب سے زیادہ اس سے خوف کھانے لگ گیا ہے اور اس حقیقت کو اب ہر عقلمند انسان محسوس کرنے لگ گیا ہے۔ حضور نے فرمایا اسلام کے آخری اور روحانی انقلاب کی کامیابی کے آثار میں ابھی سے دیکھ رہا ہوں اور اپنے اندر اور اپنی جماعت کے اندر ملاحظہ کر رہا ہوں یہ انقلاب محبت کی طاقت سے جیتے گا۔ اسی لئے اس کی کامیابی بھی یقینی ہے۔

حضور نے اپنے اس روح پرور خطاب سے سامعین کو ایسے طور پر مسحور کیا کہ وہ نمائندگان پریس جو اپنی عادت کے موجب شروع میں کچھ غیر محتاط رویہ دکھا رہے تھے اب حیرت و استعجاب میں ڈوب کر جھومنے لگے۔ ایک خاتون جو فرانکفورٹ کی ایک بہت بڑے اخبار کی نمائندہ تھی نے بڑی کثرت اور نہایت سنجیدہ قسم کے سوالات کئے اور پھر اپنے اخبار میں نمایاں سرخی کے ساتھ اس کانفرنس کا خلاصہ پیش کیا۔

(حضور کے اس خطاب اور اخباری تراشہ کا مکمل ترجمہ آئندہ شائع کیا جائے گا) حضور پریس کانفرنس سے فارغ ہو کر پھر مسجد سے باہر پچھلی جانب باغیچہ میں تشریف لائے جہاں کئی معزز مہمان حضور سے ملاقات کے لئے موجود تھے۔ چائے کا بندوبست کیا گیا تھا جہاں ان میں پاکستان کے سفیر مقیم مغربی جرمنی جناب سجاد حیدر صاحب تشریف رکھتے تھے۔ حضور نے ان کے ساتھ پاکستان میں آنے والے تباہ کن سیلاب پر گفتگو فرمائی۔ سفیر صاحب نے حضور کو بتایا کہ آپ کے مبلغ انچارج یعنی خاکسار نے ریلیف فنڈ میں ۱۰۰۰ مارک کا وعدہ کیا ہے جس میں سے ۵۰۰ مارک کی نقد ادائیگی بھی کر دی ہے۔ حضور نے نائیجیریا کے برادرم وزیری عبید صاحب جو جملہ حاضرین میں بوجہ سیاہ فام ہونے کے ممتاز نظر آتے تھے کا سفیر موصوف سے تعارف کراتے ہوئے فرمایا کہ یہ وہ مخلص دوست ہیں جنہوں نے میرے نائیجیریا کے دورہ کے موقع پر اپنی مرسیڈیز کار میرے لئے وقف کر دی اور پورے آٹھ دن ۲۴ گھنٹہ حاضر رہ کر ڈرائیوری کی خدمات بجا لاتے رہے۔ اور پھر میرے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت میں شمولیت کا شرف حاصل کیا۔ اب یہ ایڈنبرا (سکاٹ لینڈ) میں ہونے والی کامن ویلتھ یونیورسٹیز کانفرنس میں شرکت کے لئے اپنی حکومت کی طرف سے بطور نمائندہ شریک ہو رہے ہیں۔ پھر اس عاجز کی طرف ارشاد کر کے فرمایا کہ یہ بھی اس وقت نائیجیریا میں ہی تھے۔

اس کے بعد فرانکفورٹ کے سوشل ویلفیئر کے ڈائریکٹر ڈاکٹر کلاوس کا حضور سے تعارف کرایا گیا۔ حضور ان سے کچھ دیر تک گفتگو فرماتے رہے۔ اسیطرح ایک شامی انجنیئر السید رضوان العظیم نے حضور کی خدمت میں اسلام کا تحفہ پیش کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کو سراہا ایک مصری طالب علم السید ضیا فراج جو فرانکفورٹ یونیورسٹی میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں نے حضور سے مل کر اپنا تعارف کرایا۔ حضور اس کی ذہانت اور دینی امور میں دلچسپی سے بہت خوش ہوئے اور خاکسار سے مخاطب ہو کر فرمایا یہ طالبعلم تمہارے پاس ضرور آ ملے گا۔

یہ بابرکت تقریب جو جلال اور جمال ہر دو قسم کی غذاؤں پر مشتمل تھی ۶ بجے شام تک جاری رہی۔ حضور اس وقت اندرون خانہ میں تشریف لے گئے۔ اور ٹیلیویژن پر دوپہر والے انٹرویو کا تصویری اور تقریری ریکارڈ ملاحظہ فرمایا۔

شام کو حضور نے فرانکفورٹ کے مشہور مینار ہیننگر ٹرم کی چوٹی پر بنے ہوئے ۱۲۰ میٹر اونچے گھومنے والے ریسٹورنٹ میں شام کا کھانا تناول فرمایا۔ حضور اور قافلہ کے جملہ ارکان کے علاوہ نائیجیریا کے احمدی دوست برادرم وزیری عبید صاحب اور رفقاء کار کو بھی حضور کی معیت میں کھانا کھانے کا شرف حاصل ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

مسجد میں واپس تشریف لا کر حضور نے مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اگلے روز ناشتہ سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے زیورچ (سوئٹزرلینڈ) کے لئے روانہ ہونے سے قبل اجتماعی دعا کرائی اور پھر سب احباب جماعت کی ملی دعاؤں کے ساتھ رخصت ہوئے۔ خاکسار کی معیت میں جماعت کے چند احباب ۳۰ میل دور تک حضور کے ساتھ گئے۔ اور پھر ایک پٹرول سٹیشن پر پہنچ کر حضور کی اجازت سے واپس ہوئے۔

٭

فدیہ رمضان اور نظارت خدمت درویشان

رمضان کا مبارک مہینہ ۲۹ ستمبر ۱۹۷۳ء سے انشاء اللہ تعالیٰ شروع ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے وہ خوش نصیب بندے جنہیں رب کریم نے ہمت اور طاقت دے رکھی ہے وہ ایک مرتبہ پھر حکم خداوندی

فمن شهد منكم الشهر فليصمه

کی تعمیل میں روزہ رکھ کر اس کی برکات و فیوض کو حاصل کرنے کی سعادت حاصل کر سکیں گے۔ اور وہ ہمہ تن اس کوشش میں لگ جائیں گے۔ کہ وہ اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کی معافی مانگتے ہوئے اپنے آقا و مولیٰ کو راضی کر لیں۔

جو احباب بوجہ بیماری یا مسافرت سارا ماہ یا اس کا کچھ حصہ روزہ نہ رکھ سکیں وہ ارشادِ الٰہی فعدۃ من ایام اخر کے تحت ان دنوں کی گنتی کو دوسرے دنوں میں پورا کریں اور اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں کشائش رزق سے نوازا ہے تو وہ ان ایام میں ایک مسکین کا کھانا بطور فدیۃ الصیام بھی دیتے رہیں۔ اور ایسے ذی ثروت احباب جو روزہ رکھتے ہوئے بھی ایک مسکین کو کھانا کھلاتے رہیں۔ تو وہ اس آیت قرآنی فمن تطوع خیرا فهو خیر له کے مطابق زیادہ اجر کے مستحق ہوں گے۔

ایسے بھائی اور بہنیں جو فدیہ رمضان کی رقم (جو ایک ماہ کے دو وقت کھانے کے برابر ہو) نظارت خدمت درویشان کے ذریعہ دینا چاہیں وہ یہ رقم ناظر خدمت درویشاں کے نام جلد بھجوا دیں تاکہ نظارت اپنے نظام کے تحت مستحقین کو بروقت دے سکے۔ (ناظر خدمت درویشان)

بقیہ صفحہ ۶

واپس جاتے ہوئے انہوں نے جن تاثرات کا تحریری اظہار کیا ان کا متن حسب ذیل ہے:-

"آج خدام الاحمدیہ کے کیمپ میں حاضر ہونے اور تعمیراتی منصوبے کو دیکھنے کا موقع ملا جو تنظیم اور جذبہ کار فرما ہے وہ انتہائی قابل قدر اور قابل تقلید ہے۔ خداوند کریم ان دوستوں کو مزید خدمت کی توفیق ارزانی کرے اور ملت پاک کو شرف دے کہ خدمت کے اسوہ کو زندہ و تابندہ رکھے۔"

یاد رہے کہ جماعت احمدیہ لاہور کی شاہدرہ کیمپ سے اب تک ۹۰۰۰ افراد کو پکی ہوئی خوراک اور ۱۰۵۰۰ افراد کو طبی امداد مہیا کی جا چکی ہے علاوہ ازیں ۱۲۰۰ افراد کو ٹیکے لگائے۔ مزید برآں ۶۰۰۰ کپڑے، ۳۰۵ جوڑے جوتے۔ ۳۶۸۱ روپے نقد، ۵۲۷۸ ڈبل روٹیاں ۵۱ من چنے ۲ من ۱۳ سیر گڑ، ۱۲ من اچار ۶۸۱ پیکٹ چائے، ۹۰ پیکٹ بسکٹ، ۶۸۱ من چاول، ۱۲۸۰ ماچسیں، ۹۰۰ موم بتیاں تقسیم کی جا چکی ہیں۔

تلاش گمشدہ

خاکسار کی بیوی محترمہ راج بی بی صاحبہ سکنہ چک ۹۶ صریح تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور مورخہ ۹/۵/۷۳ کو دماغی عارضہ کی وجہ سے کہیں چلی گئی ہیں۔ باوجود کافی تلاش کے ابھی تک مل نہیں سکیں۔ اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو تو مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں خود پہنچانے کی صورت میں شکریہ کے ساتھ آمد و رفت کا کرایہ پیش کیا جائے گا۔

محمد بخش چک ۹۶ صریح
تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور

شہزین
شہزین
شہزین
مرض اٹھرا کی موثر ترین دوا
حکیم نظام جان اینڈ سنز
ربوہ - ٹنڈو محمد خان - گوجرانوالہ

بواسیر (ترسیم)
یک روزہ علاج
سہل اور مجرب
دوا کی دوا غذا کی غذا - آم کے آم گٹھلیوں کے دام
لیے گراں علاج معالجہ تکلیف دہ ٹیکوں اور اپریشن سے نجات۔ قیمت ۵ روپے علاوہ محصول ڈاک۔
(پیشگی ارسال کریں)
فارانی منزل بھیرہ (ضلع سرگودھا)

دانت
نکلوا کر بھی آرام نہیں آیا؟ کیونکہ مرض کا سبب باقی ہے
پائیوریا کا سبب اینٹی پائیوریا سے اور
کیریز کی وجہ اینٹی کیریز سے دور ہو جاتی ہے
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی
گولبازار ربوہ - فون ۶۶ پرائیویٹ ۶۰

خاص ڈپازٹ سرٹیفیکیٹ
منافع میں ۲۵ فیصد اضافہ ہو گیا
مختصر مدت کی سب سے زیادہ منافع بخش عوامی اسکیم
خاص ڈپازٹ سرٹیفیکیٹ پر اب پہلے سے بھی زیادہ منافع ملتا ہے۔ منافع کی شرح ۸ فیصد سے بڑھا کر ۱۰ فیصد کر دی گئی ہے۔
منافع پر ٹیکس بھی نہیں لگتا۔ آپ جب چاہیں انہیں آسانی سے بھنا سکتے ہیں۔
منافع ہر چھ ماہ بعد ادا کیا جاتا ہے۔ سرٹیفیکیٹ کے ساتھ لگے ہوئے کوپن دیجیے اور منافع لے لیجیے۔
ہر شخص پچاس ہزار روپے تک کے سرٹیفیکیٹ خرید سکتا ہے۔
خاص ڈپازٹ سرٹیفیکیٹ
محفوظ اور مستقل آمدنی کا بہترین ذریعہ
قومی بچت کے مرکزوں، ڈاکخانوں اور بینکوں سے خریدیئے۔
جاری کردہ: سینٹرل ڈائرکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز، اسلام آباد
Adarts KDC-46/73

صوبائی وزیر خزانہ جناب محمد حنیف رامے کی شاہدرہ کے احمدیہ ریلیف کیمپ میں تشریف آوری

تعمیراتی منصوبے کا افتتاح اور خدام کے جذبۂ خدمت خلق کی تعریف

لاہور میں سیلاب زدگان کی امداد کا منصوبہ تیسرے مرحلے میں داخل ہو گیا

تعمیر مکانات کا کام شروع کر دیا گیا

لاہور۔ حکومت پنجاب کے وزیر خزانہ جناب محمد حنیف رامے نے احمدی نوجوانوں کے کام پر اظہار مسرت کرتے ہوئے کہا کہ "کاش یہی جذبہ ہمارے دوسرے ہم وطنوں میں بھی پیدا ہو جائے۔" وہ ۹ ستمبر کو جماعت احمدیہ کے شاہدرہ کیمپ کا معائنہ کر رہے تھے اسی دوران انہوں نے جماعت کی طرف سے شاہدرہ کی دو نواحی بستیوں میں تعمیر مکانات کے منصوبہ کا افتتاح بھی کیا۔

واضح رہے کہ لاہور کے امدادی مرکز نے سیلاب کی آمد کی خبریں سنتے ہی سیلاب زدگان کی امداد کا ایک جامع منصوبہ مرتب کر لیا تھا جس کی اطلاع فوری طور پر جماعتوں میں بھجوا دی گئی تھی۔ اس منصوبہ کے پہلے مرحلے میں فوری امداد اور پانی میں گھرے ہوئے لوگوں کو نکال کر محفوظ مقامات تک پہنچانا اور دوسرے مرحلے میں ابتدائی طبی امداد، ٹیکے، خوراک اور عارضی رہائش کے انتظامات اور تیسرے مرحلے میں گرے ہوئے مکانات کی دوبارہ تعمیر شامل تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدام الاحمدیہ لاہور نے جماعت احمدیہ لاہور کی نگرانی میں پہلے دو مرحلوں میں بہت شاندار خدمات سرانجام دی ہیں جن پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی اظہار خوشنودی فرمایا ہے۔

اب لاہور کے جوانوں نے منصوبے کے تیسرے مرحلے پر عمل درآمد شروع کر دیا ہے چنانچہ حالیہ سیلاب کی شدید زد میں آنے والی شاہدرہ کی دو نواحی بستیوں علم دین کالونی اور رچنا ٹاؤن میں مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین نے تعمیر مکانات کے کام کا آغاز کر دیا ہے۔ علم دین کالونی میں مجلس ماڈل ٹاؤن اور رچنا ٹاؤن میں مجلس اسلامیہ پارک کے ۳۰-۳۰ اراکین بیک وقت وقار عمل کر کے خدمت انسانیت کا یہ مقدس فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔

ہمارے نمائندے کے مطابق ابتدائی طور پر فی الحال سات مکانات پر کام شروع کیا گیا ہے جن میں چار مکان بیوہ عورتوں کے ہیں جن کا اور کوئی سہارا اس دنیا میں موجود نہیں۔

تعمیر مکانات کے اس منصوبہ کا افتتاح ۹ ستمبر کی صبح کو صوبائی وزیر خزانہ جناب محمد حنیف رامے نے کیا۔ دونوں جگہوں پر آپ نے خدام کے جوش و اخلاص اور جذبۂ ایثار و خدمت کو دیکھ کر بہت مسرت کا اظہار کیا۔ وزیر خزانہ صبح ۸ بجے کے قریب دریائے راوی کے پل پر واقع جماعت احمدیہ کے امدادی مرکز میں پہنچے۔ یہاں امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لاہور محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر سلسلہ مقیم لاہور، مکرم محمد شفیع صاحب اشرف، مقامی جماعت اور مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے دیگر عہدیداروں نے آپ کا استقبال کیا۔ قائد ضلع لاہور ملک منور احمد صاحب جاوید نے جو امدادی مرکز میں عملی کارروائیوں کے نگران بھی ہیں وزیر خزانہ کو تفصیل کے ساتھ جماعت احمدیہ کی طرف سے سیلاب زدگان کو دی جانے والی امداد اور مفصل پروگرام سے آگاہ کیا۔

وزیر خزانہ امدادی مرکز کے مختلف شعبوں میں تقسیم راشن، تقسیم پارچات، تقسیم متفرق اشیاء، اور طبی امداد کے خیموں میں بھی تشریف لے گئے اور خدام کے کام کا تفصیلی جائزہ لیا۔ انہوں نے ڈیوٹی پر متعین کارکنوں سے ان کے فرائض کی ادائیگی کے سلسلہ میں متعدد امور دریافت کئے۔ اور ان کے کام کو سراہا۔

۹ بجے کے قریب وزیر موصوف امیر صاحب، قائد صاحب ضلع اور دوسرے عہدیداروں کی معیت میں پہلے علم دین کالونی تشریف لے گئے۔ جہاں تھوڑی دیر قبل ماڈل ٹاؤن کی مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین تین مکانات کی تعمیر کا کام شروع کر چکے تھے وزیر خزانہ نے تینوں جگہوں پر جا کر نوجوانوں کو مصروف عمل دیکھا اور ان کے کام کی تعریف کی۔ آپ نے نوجوانوں کو کام کے سلسلہ میں بعض مفید ہدایات بھی دیں۔ اس موقع پر انہوں نے مختصراً اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے جہاں احمدی نوجوانوں کے لئے تشکر و امتنان کے جذبات کا اظہار کیا وہاں یہ دعا بھی کی کہ اے خدا! ہماری ساری قوم اسی جذبے سے سرشار ہو کر ملک کی تعمیر اور خدمت انسانیت میں لگ جائے۔"

دریں اثنا کالونی کے مقامی افراد بھی بڑی تعداد میں وہاں جمع ہو گئے۔ انہوں نے وزیر خزانہ کے سامنے جماعت احمدیہ کی خدمات کے بارہ میں بڑے اچھے تاثرات کا اظہار کیا۔ یہاں سے روانگی سے قبل امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لاہور چوہدری اسد اللہ خان صاحب نے اس نیک کام کی تکمیل اور اس کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی جس میں سب موجود احباب شریک ہوئے۔

علم دین کالونی سے جناب محمد حنیف رامے وزیر خزانہ رچنا ٹاؤن تشریف لے گئے۔ یہاں بھی فی الحال چار مکانوں کی تعمیر شروع کی گئی ہے یہاں مجلس خدام الاحمدیہ اسلامیہ پارک کے ۳۰ خدام بڑی ہمت اور مستعدی سے کام کر رہے تھے۔ وزیر خزانہ ان نوجوانوں کی جانفشانی اور جذبہ عمل کو دیکھ کر بہت متاثر ہوئے۔

اس موقع پر اس بستی کے اور بھی بہت سے لوگ موجود تھے جنہوں نے وزیر موصوف کو اپنے مسائل اور مشکلات سے آگاہ کیا۔

ایک خاتون نے وزیر موصوف سے درخواست کی کہ اس کا مکان بھی حالیہ سیلاب میں گر گیا ہے اس کی تعمیر میں اس کی امداد کی جائے اس مرحلہ پر قائد ضلع ملک منور احمد صاحب جاوید نے اس خاتون کا نام و پتہ نوٹ کر کے اسے تسلی دی کہ انشاء اللہ اس کا مکان بھی بنا دیا جائے گا۔ قائد صاحب نے جناب محمد حنیف رامے اور تمام حاضرین کو بتایا کہ جماعت احمدیہ نے تعمیر مکانات کے سلسلہ میں ایک منصوبہ تیار کیا ہے جو اسی ضمن میں ایک عام سروے کیا جا رہا ہے مقصد یہ کہ [illegible] کے مکانوں کی تعمیر کروا [illegible] دی جائے گی۔ اس لئے ایسے افراد ہمارے امدادی مرکز میں خود بھی اپنے نام اور پتے درج کروا دیں تو انشاء اللہ تعالیٰ ان سب کی ضروریات کو ملحوظ رکھا جائے گا۔

ان دونوں بستیوں میں تعمیراتی کاموں کا آغاز کرنے اور امدادی سرگرمیوں کا جائزہ لینے میں وزیر خزانہ نے ڈیڑھ گھنٹے سے زائد وقت گزارا۔ اس کے بعد وہ پھر جماعت کے امدادی مرکز میں تشریف لائے اور محترم امیر صاحب اور دوسرے عہدیداران کے سامنے نوجوانوں کے کام کے بارے میں بہت عمدہ تاثرات کا اظہار کیا۔ انہوں نے اپنی طرف سے بھی سیلاب زدگان کی امداد کے سلسلہ میں ہر ممکن امداد و اعانت کا یقین دلایا۔

(باقی صفحہ ۵ پر)

حضور ایدہ اللہ کے سفر یورپ کے کوائف

بقیہ صفحہ اول

بہت سی ذمہ داریوں کی ادائیگی کی سعادت ملی ہے۔ اگرچہ وہ ہماری طرح نو وارد ہیں انہوں نے جلد ہی کار پارک تلاش کر لیا۔ آدھی رات کے بعد بھی دریا میں بڑی کشتیوں کے ذریعہ آمد و رفت جاری تھی چنانچہ ٹکٹ خرید کر ایک کشتی میں سامان رکھا۔ دراصل یہ کشتی تو نہ تھی بلکہ تیرتا ہوا کشتی نما پلیٹ فارم تھا جسے ہم میں سے بعض احباب کشتی سمجھ کر حیران ہو رہے تھے کہ یہ روانہ کیوں نہیں ہوتی۔ کشتی آنے پر سارا سامان ایک جگہ کشتی میں رکھ دیا گیا۔ کشتی ہوٹل گمبر اٹیلی سینٹ مورٹز جہاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے قیام کے لئے کمرے ریزرو ہو چکے تھے ذرا فاصلے پر تھا۔ سامان اٹھا کر ہوٹل میں پہنچے۔ اگرچہ ہم خدام موجود تھے لیکن حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا نے بھی خود سامان اٹھایا۔ حضرت بیگم صاحبہ سلمہا نے فرمایا کہ مجھے تو سامان اٹھاتے ہوئے مزا آ رہا ہے۔ بالآخر سوٹ کیس وغیرہ اکٹھے کرنے اور سامان کمروں تک پہنچانے میں تقریباً صبح کے تین بج گئے۔

حضور تمام جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے ہیں۔ اور تاکید فرماتے ہیں کہ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یورپ کا دل قبول حق کے لئے کھول دے۔ اور یہ لوگ فوج در فوج اسلام کے قلعہ میں داخل ہو جائیں۔